

زکوٰۃ اور رفاہِ عامہ

تعلیماتِ نبویؐ کی روشنی میں

اسلام کا تصور دین

زکوٰۃ کو سمجھنے سے قبل اسلام کا تصور دین سمجھنا ضروری ہے۔ دنیا کے سارے ہی مذاہب کا مرکزی تصور بندے اور رب کے درمیان رابطہ بحال کرنا ہے۔ ان کے نزدیک انسانی روح اپنے مرکز (اللہ تعالیٰ) سے جدا ہو کر دین میں آگئی ہے۔ یہاں آ کر مادیت میں پھنس گئی (جسم) اور آلائشوں میں ملوث ہو گئی ہے۔ اس لئے ان کی تمام تر کوشش یہ ہوتی ہے کہ گنہگار دھیان، توجہ و اشراق، مراقبہ و مجاہدے کے ذرائع استعمال کر کے روح کو پاکیزہ بنایا جائے۔ تاکہ وہ حضور حق میں پیش ہونے کے قابل بن سکے۔ اس کوشش میں دنیا کی معاشرتی اور تمدنی زندگی ان کے لئے ایک جھنجھٹ ہے۔ اس سے جس قدر بچا جائے اس قدر بہتر ہے۔

اسلام حقیقت کا ادراک ایک دوسرے انداز سے کرتا ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے جذبہ رحمت اور ربوبیت کے تحت یہ عظیم الشان وسیع الاطراف کائنات تخلیق کی ہے۔ یہاں کی ساری مخلوقات، جمادات، نباتات، حیوانات، اور ملائکہ۔ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے نظام اور ضابطے کے پابند ہیں۔ سب مامور ہیں۔ سب مجبور ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت نے چاہا کہ ایک اور مخلوق پیدا کرے۔ جو آزاد اور خود مختار ہو۔ وہ اپنے آزادارادے سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرماں برداری کرے۔ وہ آزادار

خود بختر مخلوق انسان ہے۔ اس لئے کر آ زادو خود بختر کی اطاعت و فرماں برداری سے افضل ہے۔

اس لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو دنیا میں اپنا خلیفہ مقرر کیا ہے۔ ارادے اور اختیار کی آزادی بخشی ہے۔ عقل و فہم کی قوتیں عطا کی ہیں۔ کار خلافت کی انجام دہی میں جس قدر اسباب و وسائل درکار ہو سکتے تھے، وہ سب مہیا فرما دیئے۔ دنیا کی ساری نعمتوں کو اس کے ارادے کا تابع بنا دیا۔ مہلت حیات عطا فرمادی۔ اب اللہ تعالیٰ یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ انسان ارادے اور اختیار کی آزادی کو کس طرح استعمال کرتا ہے۔ دنیا کی ان ہزار ہا نعمتوں کو کس طرح استعمال کرتا ہے۔ دنیا میں انسان دراصل ایک آزمائش اور ایک امتحان میں ہے۔ صلاحیتوں اور استعدادوں کا امتحان ہے۔ صلاحیتیں پڑی زنگ کھاری ہیں یا ان کا استعمال کر رہا ہے۔ ان وسائل کو راہ حق میں استعمال کر رہا ہے یا خود فرضی اور نفسانیت کی راہ میں استعمال کر رہا ہے، اور دنیا کو اپنے لئے اور دوسروں کے لئے ”ممیت کا گھر“ بنا رہا ہے۔ یہ بڑا امتحان ہے۔

صلاحیتوں کا استعمال ارادے اور اختیار کا استعمال ہے۔ اس کے دورخ ہیں۔ ایک تو ان کو حق و ناحق کے معیار پر جانچا جا رہا ہے جس کا اجر و ثواب یا عذاب آخرت میں ملے گا۔ دوسرے ان محنتوں اور کوششوں کے نتیجے میں علوم و فنون، تہذیب و تمدن آرام و خوشحالی فروغ پاتی ہیں۔ اسلام کا تصور دین علوم و فنون کی ترقی، تمدن و معاشرت کے ارتقا، خوشحالی و فارغ البالی کی ضمانت کا ذمہ دار اور آئینہ دار ہے۔

اس کا سنائی منصوبے میں انسان جسم و جان اور مال و دولت سب کا امتحان دے رہا ہے۔ انسان (مسلمان) جہاں اللہ تعالیٰ کے حضور بدنی عبادت، روزہ و نماز، پیش کر رہا ہے۔ وہاں مالی عبادت، زکوٰۃ اور حج، بھی پیش کر رہا ہے۔ زکوٰۃ دین اسلام کا اہم رکن ہے۔ زکوٰۃ اسلامی عبادت ہے۔

زکوٰۃ اور قدیم انبیا

قرآن مجید بتاتا ہے کہ انبیا ماسبق کے دین میں بھی زکوٰۃ کا رکن شامل تھا، سورہ انبیا میں حضرت ابراہیم، حضرت لوط، حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہم السلام کا ذکر آیا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ ﴾ (۱)

اور ہم نے وحی کے ذریعے ان کو نیک کاموں کی اور نماز قائم کرنے کی اور زکوٰۃ ادا کرنے کی ہدایت کی۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کا ذکر ایک دوسری آیت میں آیا ہے۔

وَمَكَانٌ يُنَادِيهِمْ يَا أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ (۲)

اور وہ اپنے اہل و عیال کو نماز کا اور زکوٰۃ کا حکم دیتے تھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے متعلق فرماتے ہیں:

وَأَوْصِيَنِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا ذُمْتُ حَيًّا (۳)

اس نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کی پابندی کا حکم دیا ہے، جب تک میں زندہ رہوں۔

زکوٰۃ اور مکی زندگی

زکوٰۃ اول روز سے اسلام کا رکن ہے۔ مکی زندگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آنا مانا اپنی دعوت پیش کرنے کی آزادی حاصل نہیں تھی اور اسلام کے ارکان پر برا عمل نہیں رکھتے تھے۔ اس دور کی سورتوں میں زکوٰۃ کا ذکر موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،

وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ (۴)

اور ان کے مالوں میں حق ہے سائل کے اور محروم کے لئے۔

ایک دوسری آیت میں آیا ہے۔

وَالَّذِينَ فِيهِمْ أَمْوَالٌ حَقٌّ مَّعْلُومٌ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ (۵)

جن کے مالوں میں سائل کا اور محروم کا حق مقرر ہے۔

بلکہ لفظ زکوٰۃ بھی استعمال کیا گیا ہے۔ کافروں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ ۝ الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ

كَافِرُونَ (۶)

کافروں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جیسا ہی ہے ان مشرکین کے لئے جو

زکوٰۃ نہیں دیتے اور آخرت کے منکر ہیں۔

کی زندگی میں مسلمانوں کا ایک گروہ ہجرت کر کے حبشہ گیا تھا۔ وہاں بادشاہ کے سامنے اسلام کا تعارف کراتے وقت حضرت جعفر بن ابی طالب نے ایک تقریر کی تھی۔ اس میں بھی ادائیگی زکوٰۃ کا ذکر کیا ہے۔

زکوٰۃ اور مدنی زندگی

ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی ریاست قائم کر دی۔ اسلامی معاشرے کی بنیادیں مستحکم کیں۔ اسلامی عبادات کا نظام نافذ کیا اس دور میں زکوٰۃ کا پورا نظام پوری تفصیلات کے ساتھ جاری ہوا۔

نقشہ آمدنی زکوٰۃ

نمبر شمار	نام جنس	کتنی مقدار پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے	شرح زکوٰۃ	کب فرض ہوتی ہے
۱۔	مال دولت۔	چاندی ۵۲ تولا	۱ فیصد	سال کے بعد
	سونا چاندی سنا ۱ تولا	۱ فیصد	سال کے بعد	
۲۔	زرعی پیداوار، باغی	۳۰ من غلہ	۵ فیصد	فصل کے موقع پر
	// چائی، نہری	۳۰ من غلہ	۱۰ فیصد	فصل کے موقع پر
۳۔	معدنیات و دھات	۱۰ فیصد	برآمدگی پر
حیوانات مختلف جانوروں پر مختلف شرح سے مختلف جانوروں پر مختلف شرح سے				
۴۔	صدیقہ الفطر	صاحب زکوٰۃ کے ہر فرد شریعہ	نصف صاع ۲ سیر گندم تقریباً	سال کے بعد

زکوٰۃ جمع کرنا اور پھر اس کو مستحقین میں تقسیم کرنا اسلامی حکومت کے فرائض میں شامل ہے۔
مستحقین زکوٰۃ کی مدد بھی قرآن مجید نے متعین کر دی ہیں وہ یہ ہیں۔

مستحقین زکوٰۃ کی مدد

قرآن کریم کا ارشاد ہے،

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ وَالْعَمِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ
قُلُوبِهِمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغُرْمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ
فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ۔ (۷)

زکوٰۃ تو حق ہے فقرا و مساکین، عالمین، زکوٰۃ، مؤکدہ القلوب، غلاموں، مقروضوں،
اور مسافروں کا، یہ اللہ کا عائد کردہ طریقہ ہے۔

اسکی تشریح یہ ہے۔

۱۔ فقرا و مساکین: معاشرے کے وہ افراد جو معاشی دوڑ میں گر گئے، ان کی دیکھری کرنا۔

۲۔ عالمین: زکوٰۃ وصول کرنے والے کارکنوں کی تنخواہیں ادا کرنا۔

۳۔ مؤکدہ القلوب: نو مسلم جو اپنا خاندان اور معاشرہ ترک کر کے نئے معاشرہ میں داخل ہوتے ہیں۔ ان کو
بہت سی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسے افراد کی امداد کرنا۔

۴۔ غلام: زکوٰۃ سے ان کی امداد کرنا تاکہ وہ اپنی آزادی خرید سکیں۔

۵۔ مقروض: مقروض افراد کی امداد کرنا تاکہ وہ اپنے پیروں پر کھڑے ہو سکیں۔

۶۔ فی سبیل اللہ: اللہ کے نام پر، یعنی جہاد اور بھلائی کے اجتماعی کاموں پر خرچ کرنا۔

اب تک کی تمام مددات انفرادی بھلائی کی تھیں۔

۷۔ ابن السبیل: قدیم زمانہ میں تو مسافر بہت ہی بے بس ہو جاتا تھا۔ آج بھی بعض دفعہ مسافر امداد کا
محتاج بن جاتا ہے۔

واضح رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے مستحقین میں سے اولاد و عہدہ المطلب کو خارج کر
دیا۔ سیدوں پھر علویوں پر، عباسیوں پر زکوٰۃ حرام ہے۔ یہ آپ نے اس لئے کیا کہ کوئی شخص یہ نہ کہے کہ وہ
اپنی اولاد اور خاندان کے لئے جاگیر بنا گئے تھے۔ جیسا کہ برہمنوں کا حال ہے، اس صورت میں یہ لوگ

سیدوں کو دینے کو ترجیح دیتے۔

نظام زکوٰۃ میں آمدنی کی مدات بھی متعین ہیں۔ اور مستحقین زکوٰۃ کی مدات بھی نص قرآن سے متعین ہیں، ان میں کوئی کمی بیشی نہیں کی جاسکتی۔ پھر مصارف کی فہرست میں ایک مدکارندوں کی ہے۔ اس سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ زکوٰۃ کی آمد و خرچ کا حساب عام حکومتی حسابات سے جدا گنا رکھنا چاہئے۔ ایک زکوٰۃ بورڈ ہے جو زکوٰۃ کے معاملات کا کلی طور پر مختار ہو۔ اور بغیر کسی دباؤ اور مداخلت کے وہ اپنا کام کرے۔

زکوٰۃ کے امتیازات

زکوٰۃ عبادت ہے۔ جس طرح عبادت کا انکار کرنے والا دائرہ دین سے خارج ہو جاتا ہے، اسی طرح زکوٰۃ کا انکار کرنے والا اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ اس کے خلاف جہاد جائز ہے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے مانعین زکوٰۃ کے خلاف جہاد کیا تھا۔

زکوٰۃ میں اور نکلیں میں فرق ہے۔ نکلیں کل آمدنی پر لگتا ہے۔ اس لئے نکلیں کی چوری کرتے ہیں، اور کوئی بھی خوش دلی سے ادا نہیں کرتا۔ زکوٰۃ بچت پر عائد ہوتی ہے۔ اس کو لوگ خوش دلی سے ادا کرتے ہیں۔ چوری کرنا تو کجا لوگ کچھ زائد ہی دیتے ہیں۔ اس سے ذہن میں اللہیت پیدا ہوتی ہے۔

بعض مغربی ممالک میں عمومی کفالتی اسکیم Social Security Scheme نافذ ہے۔ ان اسکیموں میں لوگ پہلے ممبر بنتے ہیں۔ ماہانہ چندہ ادا کرتے ہیں۔ جب حادثات کی صورت میں یا ضیعی کی حالت میں فنڈ سے ان کو مادہ ملتی ہے۔ لیکن جو ممبر نہیں ہوتے ان کو مادہ نہیں ملتی۔ زکوٰۃ میں اصول یہ ہے کہ مالداروں سے یہ وصول کی جاتی ہے اور غریبوں کو ادا کی جاتی ہے۔

تَوَخَّذْ مِنْ اَغْنِيَاءِ هِم فَتَرِدْ عَلٰى فُقَرَاءِ هِم - (۸)

مالداروں سے وصول کی جاتی ہے اور ناداروں میں تقسیم کی جاتی ہے۔

زکوٰۃ کے پس پردہ معاشی حکمت یہ کارفرما ہے کہ زر ہمیشہ گردش میں رہے، کسی جگہ جمع نہ ہو، اکتنا زہو۔ گردش زر سے معاشرہ کے تمام ہی طبقات اور تمام افراد مستفید ہوتے رہتے ہیں۔ اور اکتنا زہو سے صرف دولت مند طبقہ مستفید ہوتا رہتا ہے۔ زکوٰۃ گردش زر کا ذریعہ بنتی ہے۔ اور سود اکتنا زر کا ذریعہ بنتا ہے۔ اس لئے اسلام نے سود کو حرام قرار دیا ہے۔

کبھی تہیموں اور ناچار بچوں اور بچیوں کو اپنے گھر میں اپنی اولاد کی طرح پالتے اور پوستے تھے۔ کبھی اپنے بچے کے ساتھ محلے کے ناداروں کی بھی مفت تعلیم کا انتظام کرتے تھے۔ ان بچوں کو مزید تعلیم کے وظائف دیتے تھے۔ اس طرح نادار بچے بھی اعلیٰ تعلیم حاصل کر لیتے تھے۔ ہر کار خیر میں محلے کے اہل خیر پیش قدمی کرتے تھے۔ اس طرح محلے کے امداد میر اور غریب کے درمیان باہمی تعاون کی فضا رہتی تھی۔ دونوں ایک دوسرے کے ہمدرد اور معاون ہوتے تھے۔ یہ ساری ذہنیت زکوٰۃ کی پیدا کردہ تھی۔ آج سے ۶۰-۷۰ سال قبل بھی ایسے امرا ہمارے معاشرے میں موجود تھے۔ ان کے دیکھنے والے ابھی موجود ہیں۔

اس کے برخلاف آج کا امیر اپنی دولت میں کسی کا حق ماننے کو تیار نہیں۔ وہ ہی خود غرضی کا سوا دماغ میں سما ہوا ہے۔ غریبوں سے کٹ کر جدا ہستی میں رہتا ہے۔ جدا اسکولوں میں اس کے بچے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ معاشرت جدا، حلقہٴ حباب جدا، غربا و مساکین کی ہمدردی اور امداد کا کوئی تصور ہی نہیں۔ اس کی وجہ سے امرا اور غربا آپس میں کٹ گئے۔ دونوں کے دلوں میں محبت کے بجائے نفرت و حقارت کے جذبات موجزن رہتے ہیں۔ جن کو اغراض پرست لوگ بھڑکا دیتے ہیں۔

زکوٰۃ نے مسلمان قوم کی ذہنیت ایک خاص نچ پر استوار کی۔ وہ فراخ دست ہوتا ہے۔ مہمان نواز ہوتا ہے۔ دوسروں کے کام کرنے والا ہوتا ہے۔ حضور ﷺ کا فرمان ہے:

خیر الناس من ینفع الناس - (۱۲)

بہترین انسان وہ ہے جس سے دوسروں کو فائدہ پہنچے۔

آج دنیا کی قوموں میں مہمان نوازی صرف مسلمانوں کا امتیاز ہے۔ بعض قومیں ہندو اور چینی اور یورپ تو اس سے بالکل واقف نہیں ہیں۔

مسلمانوں کی تاریخ میں جو کردار سب سے زیادہ قابلِ مذمت رہا ہے وہ ہے بخیل

بخیل ارپود مالک بحر و بر

بہشتی نہ باشد بحکم جز

جو کردار سب سے زیادہ قابلِ تحسین رہا ہے وہ ہے سخی۔ سخی حبیب اللہ کا جملہ عام طور پر بولا جاتا ہے۔ اور کئی اشعار ایسے موقع پر پڑھے جاتے ہیں۔

تو کبری بدل است نہ پہ مال
بزرگی، عقل است نہ پہ سال
منعم پہ کدہ دست و بیاباں غریب نیست
ہر جا کہ رفت، خیمہ رو بارگاہ ساخت



حواشی و حوالہ جات

- | | |
|-----------------------------|---|
| ۱ - سورہ انبیاء، آیت ۳۷، | ۸ - بخاری، کتاب الزکاۃ، باب ۶۳، |
| ۲ - سورہ مریم، آیت ۵۵، | ۹ - علی متقی الہندی، کنز العمال، رقم الحدیث |
| ۳ - سورہ مریم، آیت ۲۱، | ۱۰ - سورہ توبہ، آیت ۱۰۳، |
| ۴ - سورہ ذاریات، آیت ۱۹، | ۱۱ - سورہ ذاریات، آیت ۱۹، |
| ۵ - سورہ معارج، آیت ۲۵، ۲۳، | ۱۲ - کنز العمال، ۴۴۱۳۵، |
| ۶ - سورہ حم مجید، آیت ۷، | |
| ۷ - سورہ توبہ، آیت ۶۰، | |

قلوپطرہ®

روشن اور خوبصورت آنکھوں کے لئے

CLEOPATRA®

سُرمہ - سُرمی - کاجل

MANUFACTURES:
SHAMSI INDUSTRIAL COMPANY
® REGISTERD TRADE MARK.